۱۱ شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:135)

دِل شُکر گزار کیسے بنے؟

- بچوں سے دُعا کروانا کیسا؟ 02
- جنّت میں بوڑھوں کے سردار کون ہوں گے؟ 04
- کیا میّت کے کان میں اذان دے سکتے ہیں؟ 08
- گری پڑی رقم سے کسی کی مدد کرنا کیسا؟ 10

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دِل شُکر گزار کیسے بنے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۳صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اس کے اُس دِن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔[2]

دِل شکر گزار کیسے بنے؟

سُوال: کوئی ایسا طریقہ بتادیجیے جس سے دِل شکر کرنے کی طرف مائل ہو اور ہم اللہ پاک کا شکر ادا کریں۔[3]

جواب: تیسری صَدی ہجری کے بزرگ (امام ابو بکر عبدُ اللّٰہ بن محمد قرشی المعروف امام ابنِ ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، وفات:۲۸۱ھ) کی کتاب ''اَلشُّکْرُ لِلّٰہ'' ہے، جس کا تَرجمہ دعوتِ اسلامی کے شعبہ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ نے 128 صفحات پر مشتمل ''شکر کے فَضائل'' کے نام سے کیا ہے، مکتبۃ المدینہ نے اس کتاب کو شائع کیا ہے۔ شکر کے فَضائل پر یہ بہترین اور بے مثال کتاب ہے۔ اِس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے خرید کر یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھیں تو معلوم ہو گا کہ ہم جو سانس لے رہے ہیں وہ بھی اللہ پاک کی نعمت ہے اور جو سانس باہر نکال رہے ہیں وہ بھی اللہ پاک کی نعمت ہے۔ اگر سانس نہیں ملا یا ملا مگر نکلا نہیں تب بھی ہم مَر جائیں گے۔ ایک بار سانس لینے میں دو نعمتیں ہیں تو دو بار اس کا شکر ادا کریں، یعنی ہر شے اپنے وُجود میں ایک نعمت ہے۔ اِن نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اللہ پاک نے ہم کو اِیمان کی

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۱ شعبانُ المُعظّم ۱۴۴۱ھ بمطابق 4 اپریل 2020 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کے شعبہ ''ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت'' نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت)

2 ...... معجم کبیر، باب القاف، قیس بن عائذ ابو کاھل، ۱۸/ ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت)

www.dawateislami.net

دولت سے نوازا اور پیارے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اُمَّتی بنایا ہے، وَاللہ! (اللہ پاک کی قسم!) یہ بہت بڑی نعمتیں ہیں جو ہمیں بن مانگے مل گئی ہیں، ہمیں ان کی کوئی سُدھ ہی نہیں ہے۔

ہم لذیذ کھانا مل جانے، پرائز بانڈ کُھل جانے یا کوئی بہت بڑا نفع ہو جانے کو ہی نعمت سمجھتے ہیں، اگرچہ یہ بھی نعمتیں ہیں مگر ہمارے لئے اصل نعمت مسلمان ہونا اور ہاتھ پاؤں کا صحیح سَلامت ہونا ہے اور یہ ایسی نعمتیں جن کا ہم شکر ادا کر ہی نہیں سکتے۔ اگر کوئی کسی سے کہے کہ ایک کروڑ روپیہ دوں گا اپنا ایک ہاتھ کاٹ کر دے دو تو کوئی بھی اپنا ہاتھ کٹوانے کے لیے تیار نہیں ہو گا بلکہ کہے گا کہ ایک کروڑ میں ایک انگلی بھی نہیں ملے گی۔ اگر کوئی کہے کہ ایک آنکھ نکال کر دے دو 10 کروڑ، دونوں آنکھیں نکال کر دے دو 25 کروڑ دوں گا تب بھی 25 کروڑ میں اندھا ہونے کے لئے کوئی تیار نہیں ہو گا۔ اِسی طرح کوئی کہے کہ زبان کاٹ کر دے دو اتنے کروڑ، ٹانگیں کاٹ کر دے دو اتنے کروڑ دوں گا تو کوئی بھی تیار نہیں ہو گا۔ اس میں اُن لوگوں کے لئے دَرس ہے جو غُربت کا رونا روتے ہیں، کہتے ہیں کہ ہم غریب ہیں، پورا نہیں ہو رہا، تنگ دستی ہے، حالانکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم بڑے مالدار ہیں، ہمارا وُجود خود اَربوں روپوں کی مالیت کا ہے۔[1]

میں بڑا امیر و کبیر ہوں شہِ دوسرا کا اَسیر ہوں
دَرِ مصطفٰے کا فقیر ہوں، میرا رِفعتوں پہ نصیب ہے

بچوں سے دُعا کروانا کیسا؟

سُوال: بچوں سے دُعا کروانا کیسا؟ (مَدَنی گلدستہ دِکھا کر سُوال کیا گیا)

---

1 ...حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں: ایک شخص نے کسی بزرگ کی خدمت میں اپنی غریبی اور مفلسی کی شکایت کی تو آپ نے اِرشاد فرمایا: کیا تو اِس بات کے لئے تیار ہے کہ اپنی آنکھ دے دے اور دس ہزار دِرہم لے لے؟ اس نے عرض کی: ہرگز نہیں۔ آپ نے فرمایا: اچھا اپنے ہاتھ دے دے اور دس ہزار دِرہم لے لے۔ اس نے عرض کی: یہ بھی منظور نہیں۔ فرمایا: اچھا اپنے کان دے دے اور دس ہزار دِرہم لے لے۔ اس نے عرض کی: یہ بھی منظور نہیں۔ فرمایا: اچھا اپنے پیر دے دے اور دس ہزار دِرہم لے لے۔ اس نے عرض کی: یہ بھی قبول نہیں۔ اس پر آپ نے اِرشاد فرمایا کہ چالیس ہزار دِرہم کا مال تیرے پاس موجود ہے اور تو پھر بھی مفلسی کا شکوہ کر رہا ہے۔ (کیمیائے سعادت، رکن چہارم منجیات، اصل دوم اندر شکر وصبر، سبب تقصیر خلق در شکر، ٢/٨٠٥)

www.dawateislami.net

جواب: بچوں سے دُعا کروانا تو اچھی بات ہے کیونکہ اِن کے گناہ نہیں ہوتے، اِس لحاظ سے ان کی زبانیں پاک ہوتی ہیں، لہٰذا اِن سے دُعا کروانی چاہیے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مدینے شریف کے بچوں سے فرماتے کہ بچوں دُعا کرو عمر بخشا جائے۔[1] نیز جس طرح یہ بچے ویڈیو میں دُعا کر رہے تھے اِن کا انداز مجھے بہت پسند آیا۔ بچوں کے دماغ کمپیوٹر نُما ہوتے ہیں، اِنہیں جو بھی سکھائیں گے یہ وہی کریں گے۔ ویڈیو دیکھ کر یہ اَندازہ ہو رہا ہے کہ اِن بچوں کو بڑی محنت کے ساتھ دُعا یاد کروائی گئی ہے۔ دُعا کروانے والے بچے نے دُعا میں خود کو ”مَعْصُوم“ کہا جبکہ بچوں کو مَعْصُوم کہنے سے بچنا بہتر ہے۔ بہر حال اس بچے کو جو سکھایا گیا ہے اس نے وہی کہا ہے۔

مَعْصُوم اور محفوظ میں فرق

سُوال: مَعْصُوم اور محفوظ میں کیا فرق ہے؟ نیز کیا بچوں کو مَعْصُوم نہیں کہہ سکتے؟[2]

جواب: شَرعی طور پر مَعْصُوم اُسے کہتے ہیں جو گناہ نہ کر سکے اور یہ اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور فرشتوں کے لئے خاص ہے کہ یہ گناہ نہیں کر سکتے۔[3] اور محفوظ اُسے کہتے ہیں جو گناہ نہ کرے یعنی گناہ کر سکتا ہے مگر گناہ کرتا نہیں اور اگر کبھی گناہ ہو بھی جائے تو فوراً توبہ کر لیتا ہے اور یہ اللہ پاک کے مقبول بندے اَولیائے کِرام ہوتے ہیں جنہیں اللہ پاک گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔[4]

بچوں کو مَعْصُوم کہنے سے بچنا چاہیے

عام طور پر لوگوں کو مَعْصُوم کا معنیٰ معلوم نہیں ہوتا اِس لئے وہ بچوں کو بھی مَعْصُوم بول دیتے ہیں حالانکہ بچوں کو مَعْصُوم بولنے سے بچنا بہتر ہے۔ جس معنیٰ میں اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور فرشتوں کو مَعْصُوم (یعنی جو گناہ نہیں کر سکتے) کہا جاتا ہے اگر اسی معنیٰ میں کسی اور کو مَعْصُوم کہا جائے تو یہ گمراہی ہے۔[5] بہر حال جب لفظ ”مَعْصُوم“ کا صحیح معنی بڑوں کو

---

1. فضائلِ دُعا، ص ۱۱۲۔
2. یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت)
3. بہارِ شریعت، ۱/۳۸، حصہ: ۱۔ 4. بہارِ شریعت، ۱/۳۹، حصہ: ۱۔ 5. بہارِ شریعت، ۱/۳۸، حصہ: ۱۔

www.dawateislami.net

نہیں پتا تو بچوں کو کیسے پتا ہو گا۔ لُغت میں مَعْصُوم کا معنیٰ بھولا بھالا اور سیدھا سادہ بھی ہے۔ بچے بھولے بھالے اور سیدھے سادے ہوتے ہیں اس لیے اِنہیں بھی مَعْصُوم بول دیا جاتا ہے۔ یوں ہی بعض اوقات نیک آدمی یا جو سیدھا سادہ ہو زیادہ چالاک نہ ہو تو اُسے بھی کہہ دیتے ہیں کہ یہ بے چارہ مَعْصُوم ہے، عموماً لوگ اِسی معنیٰ میں مَعْصُوم بولتے ہیں مگر پھر بھی نہیں بولنا چاہئے۔

جنَّت میں بوڑھوں کے سردار کون ہوں گے؟

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن اور حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا جنَّت میں نوجوانوں کے سردار ہوں گے تو بوڑھوں کے سردار کون ہوں گے؟ (ارسلان، گجرانوالہ)

جواب: سب سے پہلے تو یہ یاد رکھیں کہ جنَّت میں کوئی بوڑھا نہیں ہو گا۔[1] جنَّت میں سب کے سب جنتی 30 برس کے ہوں گے۔[2] دُنیا میں جو بوڑھے ہو کر یا کم عمر میں ہی فوت ہوئے ہوں گے وہ بھی جنَّت میں جوان ہوں گے یعنی سب 30 برس کے معلوم ہوں گے۔[3] البتہ دُنیا میں جو بوڑھے ہو کر فوت ہوئے ہوں گے جنَّت میں اُن کے سردار حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر اور حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ہوں گے۔[4]

کیا رِیا کاری کے ساتھ دُرودِ پاک پڑھا جائے تو بھی قبول ہو جاتا ہے؟

سُوال: سُنا ہے کہ دُرودِ پاک رِیا کاری کے ساتھ بھی پڑھا جائے تب بھی قبول ہو جاتا ہے، تو کیا رِیا کاری کے ساتھ دُرودِ پاک پڑھنے والے کو ثواب بھی ملے گا؟

جواب: رِیا کاری کے ساتھ دُرودِ پاک پڑھا جائے تو یہ قبول ہے، اِس لئے کہ دُرودِ پاک اللہ پاک کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے دُعائے رَحمت ہے، اِس لئے یہ قبول ہے لیکن رِیا کاری کی وجہ سے ثواب کہاں سے ملے گا!

1 ...... مراۃ المناجیح، ۵/۳۸۵۔

2 ...... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی سن اہل الجنة، ۴/۲۴۴، حدیث: ۲۵۵۴۔

3 ...... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء ما لادنی اہل الجنة من الکرامة، ۴/۲۵۳، حدیث: ۲۵۷۱۔

4 ...... ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی وعمر کلیھما، ۵/۳۷۶، حدیث: ۳۶۸۵۔

www.dawateislami.net

دُرُودِ پاک ہو یا کوئی بھی ذِکر و اَذکار اُس کے پڑھنے کا ثواب اُسی صورت میں ملتا ہے جبکہ اِخلاص کے ساتھ پڑھا جائے۔[1] اگر رِیاکاری کرتے ہوئے پڑھا تو رِیاکاری کا گناہ ملے گا کیونکہ رِیاکار کی کوئی پذیرائی نہیں ہے کہ وہ رِیاکاری کے ساتھ دُرُودِ پاک پڑھتا رہے، لہٰذا اِخلاص کے ساتھ دُرُودِ پاک پڑھنا چاہئے۔ اِسی طرح ہم بات بات پر بعض اوقات کلمۂ طیبہ اور دُرُودِ پاک وغیرہ پڑھتے ہیں یہ اچھا کام ہے مگر پڑھنے میں رِیاکاری کی نیت ہوگی تو ثواب نہیں ملے گا البتہ اِس کی کچھ نہ کچھ بَرَکت ملے گی۔ نیز جو شخص بغیر نیت کے بھی کلمۂ طیبہ یا دُرُودِ پاک پڑھتا ہو وہ فضول بک بک کرنے والے شخص سے بہتر ہے کہ اُس کی زبان پر اللہ پاک اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خیر تو جاری ہوتا ہے۔ ہاں! ثواب بڑھانے کے لئے نیت ضَروری ہے، اللہ کرے کہ ہر اچھے کام کو کرنے سے پہلے نیت کرنا ہماری عادت بن جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کیا شعبانُ المعظم کے چھ نوافل گھر میں پڑھ سکتے ہیں؟

سُوال: کیا شعبانُ المعظم کے چھ نَوافل گھر میں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! شعبانُ المعظم کے چھ نوافل گھر میں پڑھ سکتے ہیں اور ویسے بھی نفل نماز گھر میں پڑھنا بہتر ہے۔ نیز اسلامی بہنیں جب فرض نماز بھی گھر میں پڑھتی ہیں تو نفل نماز بھی گھر میں ہی پڑھیں گی۔ شعبانُ المعظم کے نوافل پڑھنے کا طریقہ اور تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ ”آقا

---

1 ......رِیاکاری کے ساتھ کیے جانے والے اَعمال کا حکم بیان کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: عبادت کوئی بھی ہو اُس میں اِخلاص نہایت ضَروری چیز ہے یعنی محض رضائے اِلٰہی کے لیے عمل کرنا ضَرور ہے۔ دِکھاوے کے طور پر عمل کرنا بالاجماع حرام ہے، بلکہ حدیث میں رِیا کو شرکِ اَصغر فرمایا۔ اِخلاص ہی وہ چیز ہے کہ اس پر ثواب مُرتَّب ہوتا ہے، ہوسکتا ہے کہ عمل صحیح نہ ہو مگر جب اِخلاص کے ساتھ کیا گیا ہو تو اُس پر ثواب مُرتَّب ہو مَثَلًا لاعلمی میں کسی نے نَجِس (یعنی ناپاک) پانی سے وُضو کیا اور نماز پڑھ لی اگرچہ یہ نماز صحیح نہ ہوئی کہ صحت (یعنی دُرست ہونے) کی شرط طہارت (پاکی) تھی وہ نہیں پائی گئی مگر اُس نے صِدقِ نیّت (یعنی سچّی نیّت) اور اِخلاص کے ساتھ پڑھی ہے تو ثواب کا تَرَتُّب ہے یعنی اِس نماز پر ثواب پائے گا مگر جبکہ بعد میں معلوم ہوگیا کہ ناپاک پانی سے وُضو کیا تھا تو (نماز نہ ہوئی اور) وہ مُطالَبہ جو اس کے ذِمّے ہے ساقط نہ ہوگا، وہ بدستور قائم رہے گا اس کو ادا کرنا ہوگا۔ (بہارِ شریعت، ۳/۶۳۶، حصہ:۱۶)

کا مہینا"[1] کا مُطالعہ کرنا نہایت مفید ہو گا۔

14 اور 15 شعبانُ المعظم کے دِنوں کو کس طرح گزارنا چاہئے؟

سُوال: 14 اور 15 شعبانُ المعظم کے دِنوں کو کس طرح گزارنا چاہئے؟[2]

جواب: اِن دِنوں کو نیک اَعمال کرتے ہوئے گزارنا چاہئے کہ 14 شعبان پُرانا اَعمال نامہ بند ہونے اور 15 شعبان نیا اَعمال نامہ کھلنے کا دِن ہے، اگر اِن دونوں دِنوں کا روزہ بھی رکھا جائے تو کیا بات ہے۔

کیا جمعہ کے دِن مَنَّت کا روزہ رکھ سکتے ہیں؟

سُوال: کیا جمعہ کے دِن مَنَّت کا روزہ رکھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! رکھ سکتے ہیں، اِس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

کیا حاملہ عورت رَمَضان کے یا نفل روزے رکھ سکتی ہے؟

سُوال: حاملہ عورت رَمَضان کے یا نفلی روزے رکھ سکتی ہے؟ (فیس بک کے ذَریعے سُوال)

---

1 ...... یہ رِسالہ 32 صفحات پر مشتمل امیرِ اہلِ سنَّت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا اپنا تحریر کردہ ہے، اس رِسالے میں شعبان المعظم میں روزے رکھنے کی فضیلت، پندرہ شعبان کا روزہ، شب ِبَراءت میں مغرب کے بعد پڑھے جانے والے چھ نوافل، دُعائے نصف شعبان المعظم، سال بھر جادو سے حفاظت کا نسخہ اور آتش بازی کے اَحکامات وغیرہ بیان کیے گئے ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنَّت)

2 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت)

3 ...... مشہور مُفَسّر، حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: (سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اکثر جمعہ کو روزہ رکھتے تھے، چونکہ جمعہ کی نیکی کا ثواب ستر گُنا ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) صرف جمعہ کا روزہ رکھتے تھے اور یہ آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی خصوصیات میں سے نہیں، ہر شخص کو اس دِن کے روزے کی اِجازت ہے لہٰذا یہ حدیث مذہبِ حنفی وفقہاء کے فتویٰ کی مؤید ہے کہ جمعہ کا روزہ ممنوع نہیں، جہاں ممانعت آئی ہے وہاں کسی عارضہ سے ہے یا بمعنی خلافِ اولیٰ ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۱۹۰) جہاں جمعہ کا روزہ رکھنے کی ممانعت آئی ہے اس کی چند وُجوہ عُلَما نے ذِکر فرمائیں: (1) اقامتِ وَظائف و اَورادِ جمعہ سے ضعفِ صَوم (یعنی روزے کی وجہ سے ہونے والی کمزوری) مانع ہو گا (2) جمعہ معظم ایام ہے اس کی تعظیم میں مبالغہ کے خوف سے ممانعت فرمائی کہ کہیں مسلمان اس کی تعظیم میں ایسا مبالغہ کرنے لگیں جیسے یہود تعظیم سَبت (یعنی ہفتے کے دِن کی تعظیم) میں اور نصاریٰ تعظیم یومِ اَحد (یعنی اتوار کے دِن کی تعظیم) میں کرتے ہیں (3) اس خوف سے ممانعت فرمائی کہ اس کے وجوب کا اِعتقاد نہ کرنے لگیں (4) روزِ جمعہ روزِ عید ہے اس عید کے دِن روزہ مناسب نہیں۔

(فتاویٰ مصطفویہ، ص ۳۰۵ ملتقطاً)

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں! رکھ سکتی ہے، کوئی حرج نہیں ہے۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) حاملہ خواتین کو رَمَضان کے روزے رکھنے ہوں گے اور نہ رکھنے کی اِجازت اُسی صورت میں ہو گی جب ماں یا اُس کے بچے کی جان کو خطرہ ہو۔[1]

نماز روزوں کے لئے کیا کیا نیتیں کر سکتے ہیں؟

سُوال: نفل نماز پڑھنے کے لئے کافی ساری نیتیں کر سکتے ہیں تو نفل روزہ رکھنے کے لئے کیا کیا نیتیں کر سکتے ہیں؟

جواب: نفل نماز پڑھنے کے لئے کافی ساری نیتیں اپنی مَرضی سے نہیں کرنی بلکہ عُلَمائے کِرام و بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ نے جو نیتیں بیان فرمائی ہیں وہی نیتیں کرنی ہوتی ہیں۔ اِسی طرح نفل روزہ رکھنے میں بھی اپنی مَرضی سے کوئی نیت کرنے کے بجائے عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام نے جو نیتیں بیان فرمائی ہیں وہی کرنی ہیں۔

نماز پڑھنے کا شوق کس طرح پیدا کیا جائے؟

سُوال: نماز فرض ہے اور اِس کی اہمیت بھی پتا ہوتی ہے مگر پھر بھی کئی لوگ نماز نہیں پڑھتے، یہ اِرشاد فرمائیے کہ نماز کا شوق کیسے پیدا کیا جائے؟

جواب: نماز پڑھنے کا شوق پیدا کرنے کے لئے نماز پڑھنے کے فَضائل، نہ پڑھنے کے نقصانات اور عذابات کا عِلم ہونا چاہئے۔ نیز نماز پڑھنے کا شوق پیدا کرنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی شائع کردہ کتاب "فیضانِ نماز"[2] کا مُطالعہ کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ نمازی بن جائیں گے۔

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۰۰۳، حصہ: ۵۔

2 ...... "فیضانِ نماز" یہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 600 صفحات پر مشتمل اپنی کتاب ہے، اِس کتاب میں آٹھ عُنوانات ہیں: (1) نماز پڑھنے کے ثَوابات (2) پانچ نمازوں کے فضائل (3) جماعت کے فضائل (4) مسجد کے فضائل (5) سجدے کے فضائل (6) خُشوع خُضوع سے نماز پڑھنے کے فضائل (7) نماز نہ پڑھنے کے عذابات (8) عاشقانِ نماز کی 86 حِکایات۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

اگر گھر میں جماعت قائم کرنی ہو تو اذان واِقامت کہیں گے؟

سُوال: اگر گھر میں جماعت قائم کرنی ہو تو اِس کے لیے اذان واِقامت کہیں گے؟(SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: افضل ہے کہ اذان دے دے۔(البتہ جماعت سے پہلے اِقامت تو کہنی ہی ہے۔)[1]

کیا مَیِّت کے کان میں اذان دے سکتے ہیں؟

سُوال: کوئی شخص فوت ہو جائے تو کیا اُس کے کان میں اذان دی جاسکتی ہے؟(فیس بک کے ذَریعے سُوال)

جواب:(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:)کوئی حَرَج نہیں ہے کیونکہ اذان بھی اللہ پاک کا نام اور ذِکر ہے۔مَیِّت کے کان میں اذان دیں،اللہ پاک کا نام لیں یا یٰسین شریف کی تلاوت کریں شریعتِ مطہرہ کی طرف سے اس کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) فتاویٰ رضویہ میں ایک رِسالہ بنام"اِیْذَانُ الْاَجْرِ فِیْ اَذَانِ الْقَبْرِ"شامل ہے،اِس رِسالے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قبر پر اذان دینے کے بڑے مَضبوط دَلائل دیئے ہیں۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب اُن کے سامنے"یَانَبِی سَلَامٌ عَلَیْكَ"پڑھا جائے تو اُن کو سمجھ میں نہیں آتا، نمازِ جنازہ کے موقع پر بھی بے جا اِعتراضات کرتے ہیں کہ یہ کیوں تو وہ کیوں؟اِسی طرح جب اُمَّت کورونا وائرس کے دَفعیہ کے لئے اذانیں دے رہی ہے تو اِن بے چاروں کو پریشانی ہو رہی ہے۔جب قبر پر اذان دیتے ہیں تو اِس پر بھی اِعتراض کرتے ہیں حالانکہ اذان ہی دے رہے ہیں، گانا تو نہیں گا رہے۔ اذان میں اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خیر ہی تو ہے اور اذان دینے سے رَحمتیں نازل ہوتی ہیں۔[2]

---

1 ......تبیین الحقائق، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، ۱/ ۲۵۱۔

2 ......بہارِ شریعت جلد 1 صفحہ 466 پر ہے: بچّے اور مغموم کے کان میں اور مرگی والے اور غضب ناک اور بد مزاج آدمی یا جانور کے کان میں اور لڑائی کی شدّت اور آتش زدگی (آگ لگنے) کے وقت اور بعد دفن میت اور جن کی سرکشی کے وقت اور مُسافر کے پیچھے اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو اس وقت اَذان مُستحَب ہے۔(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی المواضع التی یندب... الخ، ۲/ص ۶۲) وَبا کے زمانے میں بھی مُستحَب ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۳۷۰)

بہر حال ان لوگوں کا یہ وائرس بہت پُرانا ہے، اللہ پاک اِنہیں شِفا عطا فرمائے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دور میں بھی اِس طرح کے لوگ ہوں گے جبھی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قبر پر اذان دینے سے متعلق دَلائل سے مُزیَّن ایسا رِسالہ لکھا ہے۔ آپ نے اس رِسالے میں اَحادیثِ مُبارکہ اور ایسے اُصول بیان کیے جنہیں پڑھنے سے طبیعت خوش ہو جائے اور اہلِ علم کے عِلم میں بھی اِضافے کا باعث ہو۔ اَلغرض مسلمان کو اللہ پاک اور اس کے پیارے رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکر سے روکنا ایسا وائرس ہے جو باطن کو کھا جاتا ہے بلکہ کورونا وائرس سے زیادہ خطرناک وائرس ہے۔ کورونا وائرس جس بندے کو ہو جائے اُس کے بارے میں کہا جاتا ہے اُس بندے سے دور رہو ورنہ تمہیں بھی لگ جائے گا۔ اب کس کو یہ وائرس لگتا ہے کس کو نہیں، کچھ نہیں پتا، جبکہ حدیثِ پاک میں ہے: لَاعَدْوٰی یعنی بیماری اُڑ کر نہیں لگتی۔[1] اِس پر کوئی بحث نہیں کرے گا، لیکن یہ حقیقت ہے کہ جس کو باطنی بیماری ہو ہرگز اُس کے قریب نہ جایا جائے بلکہ اُس کے سائے سے بھی بچا جائے۔ اللہ پاک قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۝۶۸﴾[2] ترجمۂ کنزالایمان: ”اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔“ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پاک اور اس کے پیارے رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکر سے روکے۔

کیا وَبا وغیرہ سے بچنے کیلئے کسی خاص وقت میں اذان دینا ضَروری ہے؟

سُوال: کورونا وائرس سے بچنے کے لئے جو اذان دی جارہی ہے یہ کسی خاص وقت میں دینا ضَروری ہے یا کسی بھی وقت دے سکتے ہیں؟

جواب: کورونا وائرس سے بچنے کے لئے دِن بھر میں کسی بھی وقت اذان دے سکتے ہیں مگر ایسے وقت میں اذان دی جائے جس میں کوئی یہ نہ سمجھے کہ کسی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ اِس لئے مشورہ دیا گیا تھا کہ رات 10 بجے اذان دی جائے کیونکہ اِس وقت ہمارے یہاں کسی بھی وقت کی اذان نہیں ہوتی اور نمازِ عشا بھی رات 10 بجے سے کافی پہلے پڑھ چکے ہوتے ہیں۔

---

1 ......بخاری، کتاب الطب، باب لا عدوی، ۴/ ۴۲، حدیث: ۵۷۷۳۔ 2 ......پ ۷، الانعام: ۶۸

www.dawateislami.net

گِری پڑی رَقم سے کسی کی مدد کرنا کیسا؟

سُوال: اگر کسی کو رَقم پڑی ہوئی ملی تو کیا وہ شخص اُس رَقم کے ذَریعے کسی کی مدد کر سکتا ہے؟(SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: اگر کسی نے گِری پڑی ہوئی رَقم اُٹھالی تو وہ شخص اُس رَقم سے فوراً کسی کی مدد کرنے کے بجائے پہلے اُس رَقم کے مالک کو تلاش کرے اور مالک کے ملنے کی اُمید نہ رہی تو اب اُس رَقم سے کسی غریب کی مدد کر سکتا ہے[1] جبکہ اُس نے خود اپنے لئے وہ رَقم نہ اُٹھائی ہو۔ ”مسجد اور مدرسے کے چندے میں بھی دے سکتا ہے۔“[2]

گِری پڑی رَقم اپنے لیے اُٹھالینے کا حکم

سُوال: اگر کسی نے گِری پڑی رَقم اِس نیت سے اُٹھالی کہ اِس رَقم کو خود رکھے گا، مالک تک نہیں پہنچائے گا تو اب کیا حکم ہو گا؟(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب کا سُوال)

جواب: اگر کسی نے گِری پڑی ہوئی رَقم اپنی نیت سے اُٹھالی تو اب بھی اُس شخص پر لازم ہے کہ اُس رَقم کے مالک کو تلاش کر کے اُس تک پہنچا دے۔ اگر مالک کے ملنے کی اُمید نہ رہی تو اب وہ رَقم کسی شرعی فقیر کو دینی ہو گی جس کو زکوٰۃ دیتے ہیں اور اِس صورت میں وہ رَقم مسجد کے چندے میں بھی نہیں ڈال سکتے۔[3]

کورونا وائرس کی وجہ سے بے روزگار لوگوں کی اِمداد کس طرح کی جائے؟

سُوال: کورونا وائرس کی وجہ سے ملک بھر میں لاک ڈاؤن ہے جس کی وجہ سے کئی لوگ بے روزگار اور پریشان ہو گئے ہیں، صاحبِ حیثیت لوگ اِن کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں، اِس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجئے۔

جواب: جی ہاں! آجکل کورونا وائرس کی وجہ سے بے روزگاری بہت زیادہ بڑھ گئی ہے، اس وقت غریب تو غریب اچھے کھانے پینے والے بھی پریشان حال اور تکلیف میں ہیں۔ اِن کی اِمداد کے لئے ہمارے اسلامی بھائی راشن اناج بانٹنے کے لئے غریبوں کی مدد کے نام پر پیسے لیتے ہیں حالانکہ میں اِنہیں غریبوں کے نام پر پیسے لینے سے منع کرتا ہوں کیونکہ آپ گھر گھر

---

1. بہارِ شریعت، ۲/ ۴۷۵، حصہ: ۱۰۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۵۶۳ ماخوذاً۔
3. درمختار و رد المحتار، کتاب اللقطة، ۶/ ۴۲۲، ۴۳۴-۴۳۵ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

جا کر راشن بانٹتے ہیں تو اِس صورت میں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کون غریب اور کون امیر ہے۔اِسی طرح اِس پریشانی کی گھڑی میں جو صاحبِ حیثیت لوگوں کی اِمداد کے لئے اپنی زکوٰۃ دے رہے ہیں اُن سے بھی یہ عرض کروں گا کہ آپ اِن حالات میں زکوٰۃ نہ دیں کیونکہ اِس وقت اَمیر غریب سب ہی پریشان ہیں۔ اگر زکوٰۃ ہی دینی ہے تو زکوٰۃ کے مَصرف ہی میں دیں تاکہ آپ کی زکوٰۃ صحیح طرح ادا ہو جائے۔نیز جو لوگ سڑکوں اور گلیوں میں راشن بانٹ رہے ہوتے ہیں اُنہیں بھی میرا مشورہ ہے کہ وہ دیکھ بھال کر دیں کیونکہ لوگوں کی ایک تعداد ایسی ہوتی ہے جو مانگ مانگ کر تنگڑی ہو جاتی ہے مگر پھر بھی لیتی ہے۔جو بے چارے بوڑھے،مَعذور، کمزور اور بیمار ہوتے ہیں وہ بھیڑ میں گُھس کر نہیں لے سکتے تو یوں وہ محروم رہ جاتے ہیں۔ بہر حال کورونا وائرس کی وجہ سے متوسط طبقے کے لوگ بھی پریشان ہیں تو روز مَرَّہ کمانے کھانے والے یا تنخواہ دار ملازمین کا کیا حال ہو گا؟ کتنے لوگ ایسے ہوں گے جن کے پاس پیسے ختم ہو گئے ہوں گے، کسی کی ماں بیمار، کسی کا باپ بیمار، کوئی بے چارہ خود بیمار ہو گا اور دواؤں پر چل رہے ہوتے ہیں پھر دوائیں بھی مہنگی ہیں۔

غُربا کو راشن دینے کے بجائے رَقم پیش کیجیے

جو روڈوں پر راشن بانٹتے ہیں وہ بھی اگر دیکھ بھال کر گھروں میں جا کر رَقم تقسیم کریں تو بہتر ہے کیونکہ روڈوں پر بانٹنے سے بے پَردہ عورتیں اور مَرد گُتھَّم گُتھّا ہوتے ہوں گے اور نجانے کس طرح لوٹتے ہوں گے، ایک مَرتبہ راشن لے کر اسے چُھپا کر دوسری بار پھر پہنچ جاتے ہوں گے یا اپنے بچوں کو بھی راشن لینے کے لئے بھیج دیتے ہوں گے۔ایسے موقع پر عموماً Third Class کی عورتیں اور مَرد لوٹ مار کر رہے ہوتے ہیں۔اِسی طرح پیشہ ور پروفیشنل بھکاریوں کی موج لگ جاتی ہے، یہ اِدھر اُدھر سے اَناج جمع کر کے بیچ آتے ہوں گے، آپ اِن کو مَت دیں۔اِسی طرح جس کا گھر بار نہیں ہے اُسے کچّا اَناج دیں گے تو وہ اسے کیا کرے گا؟ پکا تو سکتا نہیں، ہاں اس کو رَقم دیں گے تو وہ بھی کہیں سے پکا ہوا کھانا خرید کر کھا سکتا ہے۔جس کو دوا چاہئے وہ راشن لے کر کیا کرے گا، کسی کے پاس پیسے نہیں ہیں اور اُس کی ماں دوائی کے لئے تڑپ رہی ہے تو وہ راشن لے کر کیا کرے گا، اگرچہ آپ نے راشن دے کر بہت اچھا کام کیا ہے لیکن اُسے دوائی کون دے گا۔اگر آپ اُسے پیسے دیں گے تو دَوا اور غِذا دونوں کام ہو جائیں گے۔یوں ہی آپ نے کسی کو چاول کا بورا پکڑا دیا حالانکہ اُس کے پاس

www.dawateislami.net

پہلے سے چاول موجود ہیں تو اب وہ بے چارہ ان کا کیا کرے گا۔ اِسی طرح کسی کو پیاز کی ضَرورت تھی آپ نے اُسے آلو پکڑا دیئے جبکہ آلو کے مقابلے میں پیاز کا اِستعمال زیادہ اور تقریباً ہر سالن میں ہوتا ہے لہٰذا آپ غریب لوگوں کے گھروں میں پیسے پہنچائیں تو بے چاروں کو آلو پیاز اور ہر ضَرورت کی چیز لینے میں آسانی ہو جائے گی۔ رَقم بانٹنے میں نظر نہیں آتی جبکہ راشن کا بنڈل نظر آتا ہے، لیکن آپ اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کے لئے کر رہے ہیں تو وہ دیکھ رہا ہے۔

اِس پریشانی کے عالَم میں جہاں اُمَّت کے ساتھ خیر خواہی کرنے والوں نے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے ہیں وہاں بعض ایسے بدخواہ بھی ہیں جو موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے چیزیں مہنگی فروخت کرنا شروع کر دیتے ہیں، ایسے موقع پر چیزیں سستی دینی چاہئیں یا کم از کم جو بھاؤ بنتا ہے اُسی بھاؤ پر دیں مگر حال یہ ہے کہ مہنگی دیتے ہیں، ناقص چیز پکڑا دیتے ہیں، گلا سڑا مال پکڑا دیتے ہیں حتّٰی کہ نقلی دوائیں ٹِکا دیتے ہیں، توبہ توبہ ایسا نہ کریں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں اگر اُن پر کوئی بیماری آگئی تو پتا چلے گا کہ کتنے بیس سو ہوتے ہیں۔ میں ایسے لوگوں کے لئے بَد دُعا نہیں کر رہا بلکہ چوٹ کر رہا ہوں کہ بیماری تو کسی کو بھی آسکتی ہے اور بیماری کا ذَریعہ صرف کورونا وائرس تو نہیں ہے، ہزاروں قسم کی بیماریاں ہیں۔ اس لیے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمَّت اور مَریضوں کے ساتھ ہمدردی کریں، اِنْ شَآءَ اللہ کر بھلا تو ہو بھلا۔

شراب نوشی کی دُنیوی و اُخروی تباہ کاریاں

سُوال: جو لوگ شراب پیتے ہیں اُن کو پتا ہوتا ہے کہ شراب بُرائیوں کی ماں ہے مگر پھر بھی اُنہیں شراب پینے کا چسکا ہوتا ہے لہٰذا وہ اِس عادت کو کیسے ختم کریں؟

جواب: شراب پینے کے نقصانات اور اَحادیثِ مُبارکہ میں شراب پینے کی جو ممانعت اور وعیدات آئی ہیں اُن کا مُطالعہ کریں، اِنْ شَآءَ اللہ شراب سے نفرت پیدا ہو جائے گی۔ شراب پینے کا اُخروی نقصان یہ ہے کہ شراب پینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔[1] دُنیوی طور پر اِس کا نقصان یہ ہے کہ شراب پینے سے طرح طرح کی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ اب تو غیر مسلم بھی اِس بات کو تسلیم کر چکے ہیں کہ شراب خراب چیز ہے جو صحت کو خراب کرتی ہے۔

---

1 ...... کتاب الکبائر للذھبی، الکبیرۃ التاسعۃ عشرۃ: شرب الخمر، ص۹۰۔

www.dawateislami.net

شراب پینا شیطانی کام ہے

شراب ناپاک ہے اور اس کا پینا شیطانی کام ہے، شراب آپس میں بغض و عداوت پیدا کرتی اور اللہ پاک کے ذِکر سے روکتی ہے۔[1] ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔[2] اللہ پاک نے شراب پر اُس کے نچوڑنے والے اور جس کے لیے نچوڑی جائے اس پر، پینے والے اور پلانے والے پر، لانے والے اور جس کے لیے لائی جائے اس پر، بیچنے اور خریدنے والے پر اور اس کی قیمت (یعنی کمائی) کھانے والے تمام اَفراد پر لعنت فرمائی ہے۔[3] حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ شراب کو دیوار پر دے مارو کیونکہ یہ اس شخص کا مَشروب (یعنی Drink) ہے جو اللہ پاک اور یومِ آخرت (یعنی قیامت) پر اِیمان نہیں رکھتا۔[4] فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: شرابی جب شراب پیتا ہے تو اُس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔[5] ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: شراب پینا سب سے بڑا گناہ اور تمام بُرائیوں کی جڑ ہے، شراب پینے والا نماز چھوڑ دیتا ہے اور اپنی ماں، خالہ اور پھوپھی تک سے بدکاری کا مُرتکب ہو جاتا ہے۔[6] شراب کے بہت سارے نقصانات ہیں لہٰذا اِس کے قریب بھی مَت جاؤ۔

❀❀❀

---

1 ...... جیسا کہ اللہ پاک قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ(۹۰) اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ(۹۱)﴾ (پ۷، المائدہ: ۹۰-۹۱) ترجمۂ کنزالایمان: شراب اور جُوا اور بُت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔

2 ...... مسلم، کتاب الاشربة، باب بیان ان کل مسکر خمر و ان کل خمر حرام، ص ۸۵۴، حدیث: ۵۲۱۸۔

3 ...... ترمذی، کتاب البیوع، باب النھی ان یتخذ الخمر خلا، ۳/۴۷، حدیث: ۱۲۹۹۔ ابن ماجه، کتاب الاشربة، باب لعنت الخمر علی عشرة اوجه، ۴/۶۴، حدیث: ۳۳۸۱۔

4 ...... ابن ماجه، کتاب الاشربة، باب نبیذ الجر، ۴/۷۵، حدیث: ۳۴۰۹۔

5 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بالمعاصی ونفیه عن المتلبس بالمعصیة علی ارادة نفی کماله، ص ۵۲، حدیث: ۲۰۲۔

6 ...... مجمع الزوائد، کتاب الاشربة، باب ماجاء فی الخمر، ۵/۱۰۴، حدیث: ۸۱۷۴۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	نماز روزوں کے لئے کیا کیا نیتیں کر سکتے ہیں؟	7
دِل شکر گزار کیسے بنے؟	1	نماز پڑھنے کا شوق کس طرح پیدا کیا جائے؟	7
بچوں سے دُعا کروانا کیسا؟	2	اگر گھر میں جماعت قائم کرنی ہو تو اذان و اِقامت کہیں گے؟	8
معصوم اور محفوظ میں فرق	3	کیا مَیِّت کے کان میں اذان دے سکتے ہیں؟	8
بچوں کو معصوم کہنے سے بچنا چاہیے	3	کیا وَبا وغیرہ سے بچنے کیلئے کسی خاص وقت میں اذان دینا ضَروری ہے؟	9
جنَّت میں بوڑھوں کے سردار کون ہوں گے؟	4	گِری پڑی رَقم سے کسی کی مدد کرنا کیسا؟	10
کیا رِیاکاری کے ساتھ دُرُودِ پاک پڑھا جائے تو بھی قبول ہو جاتا ہے؟	4	گِری پڑی رَقم اپنے لیے اُٹھالینے کا حکم	10
کیا شعبانُ المعظم کے چھ نوافل گھر میں پڑھ سکتے ہیں؟	5	کورونا وائرس کی وجہ سے بے روزگار لوگوں کی اِمداد کس طرح کی جائے؟	10
14 اور 15 شعبانُ المعظم کے دِنوں کو کس طرح گزارنا چاہئے؟	6	غُربا کو راشن دینے کے بجائے رَقم پیش کیجیے	11
کیا جمعہ کے دِن مَنَّت کا روزہ رکھ سکتے ہیں؟	6	شراب نوشی کی دُنیوی واُخروی تباہ کاریاں	12
کیا حاملہ عورت رَمضان کے یا نفل روزے رکھ سکتی ہے؟	67	شراب پینا شیطانی کام ہے	13

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفٰی	مطبوعات
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
بخاری	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت
ابن ماجہ	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیتمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
کیمیائے سعادت	ابو حامد محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	انتشارات گنجینہ تہران
کتاب الکبائر للذھبی	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	پشاور
تبیین الحقائق	امام فخر الدین عثمان بن علی زیلعی حنفی، متوفی ۷۴۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰
دُرِّ مختار	علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردّ المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
فتاویٰ مصطفویہ	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	شبیر برادرز لاہور
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
فضائلِ دعا	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”**غور و فکر**“ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی اِنعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8

0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net